دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر 5813

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تاریخ 26-09-2018

ملازمت والی جگہ پر نماز قصر ہو گی یا پوری؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں گوجرانوالہ کا رہائشی ہوں اور اسلام آباد میں ملازمت کرتا ہوں۔ میرے والدین اور بیوی بچے گوجرانوالہ میں ہی رہتے تھے۔ ابھی ادارے کی طرف سے مجھے رہائشی مکان ملا ہے اور میں نے اپنی بیوی اور بچوں کو یہاں بلا لیا ہے۔ میری ملازمت ختم ہونے میں تقریباً پانچ سال باقی ہیں، جب بھی ملازمت ختم ہو گی، میں اپنی فیملی کو لے کر گوجرانوالہ شفٹ ہو جاؤں گا۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا بیوی بچے یہاں آجانے کی وجہ سے اسلام آباد میرے لئے وطن اصلی بن گیا ہے؟ گھر سے یہاں آکر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی صورت میں مجھے نماز پوری پڑھنی ہو گی یا قصر؟ یہ بھی یاد رہے کہ اسلام آباد گوجرانوالہ سے شرعی مسافت پہ واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگرچہ آپ کے بیوی بچے آپ کے ساتھ ہی اسلام آباد رہتے ہیں، تب بھی اسلام آباد آپ کے لئے وطن اصلی نہیں بنے گا، کیونکہ اسلام آباد آپ کا قیام عارضی ہے، مستقل نہیں اور جو جگہ انسان کی جائے ولادت نہ ہو، نہ وہاں اس نے شادی کی اور نہ ہی وہاں مستقل رہنے کا ارادہ ہو، تو وہ جگہ اس کے لئے وطن اصلی نہیں بنتی اگرچہ وہاں عارضی طور پر کئی برس رہنے کا ارادہ ہو، اگرچہ بیوی بچے بھی ساتھ ہی رہتے ہوں، لہٰذا جب بھی آپ گوجرانوالہ سے اسلام آباد پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کے ارادے سے آئیں گے، تو آپ چار رکعت والی نماز میں قصر کریں گے اور اگر پندرہ یا اس سے زیادہ دن مستقل ٹھہرنے کا ارادہ ہو، تو نماز پوری پڑھیں گے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے؛ نہ وہاں اس نے شادی کی؛ نہ اسے اپنا وطن بنا لیا یعنی یہ عزم نہ کر لیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بر بنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی، اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ، اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجتِ اقامت بعض یا کل اہل و عیال کو بھی

لے جائے کہ بہر حال یہ قیام ایک وجہ خاص سے ہے، نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا، جب تک 15 دن کی نیت نہ کرے گا، قصر ہی پڑھے گا کہ وطنِ اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔

"فی الدرالمختار:الوطن الاصلی وھوموطن ولادتہ اوتاھلہ اوتوطنہ" در مختار میں ہے: وطنِ اصلی وہ ہے، جہاں آدمی کی ولادت ہوئی ہو یا وہاں اس نے شادی کی ہو یا اس جگہ کو اپنا وطن بنالیا ہو۔

ردالمحتار میں ہے: قولہ "اوتاھلہ" ای تزوجہ قال فی شرح المنیۃ: ولو تزوج المسافر ببلد ولم ینوا لاقامۃ بہ فقیل لا یصیر مقیما وقیل یصیر مقیما وھو الاوجہ قولہ "اوتوطنہ" ای عزم علی القرارفیہ وعدم الارتحال وان لم یتاھل فلو کان لہ ابوان ببلد غیر مولدہ وھوبالغ ولم یتاھل بہ فلیس ذلک وطنا الا اذاعزم علی القرارفیہ وترک الوطن الذی کانہ لہ قبلہ" مصنف کا قول "تاھلہ" کا معنی یہ ہے کہ وہاں اس نے شادی کی ہو۔ شرح منیہ میں ہے: اگر مسافر نے کسی شہر میں شادی کر لی اور وہاں اقامت نہ کی، تو ایک قول یہ ہے کہ وہ مقیم نہیں ہو گا اور ایک قول کے مطابق مقیم ہو جائے گا اور یہی اوجہ ہے اور مصنف کا یہ قول "او توطنہ" اس کا معنی یہ ہے کہ وہاں ٹھہرنے اور کوچ نہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیا ہو اگرچہ وہاں شادی نہ کی ہو۔ پس اگر کسی شخص کے والدین ایسے شہر میں رہتے ہوں، جو اس کی جائے ولادت نہیں اور نہ ہی وہاں اس نے شادی کی اور یہ خود بالغ ہے، تو والدین کا شہر اس کے لئے وطن اصلی نہیں ہو گا، البتہ اگر اس شہر میں ٹھہرنے کا پکا ارادہ ہو اور پہلے والا وطن ترک کر دے، تو وہ شہر اس کے لئے وطن اصلی بن جائے گا۔"

(فتاوی رضویہ، ج8، ص271، 272، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "جبکہ مسکن زید کا دوسری جگہ ہے اور بال بچوں کا یہاں رکھنا عارضی ہے، تو جب یہاں آئے گا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے گا، قصر کرے گا اور پندرہ دن یا زیادہ کی نیت سے مقیم ہو جائے گا، پوری نماز پڑھے گا۔"

(فتاوی رضویہ، ج8، ص270، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

15 محرم الحرام 1440ھ/26 ستمبر 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulitfaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔